

## عقیقہ اور بچے کی ولادت

<"xml encoding="UTF-8?>

عقیقہ، بچے کی ولادت کے ساتویں دن بلا اور مصیبت سے اس کی حفاظت کی غرض سے کی جانے والی قربانی کو کہا جاتا ہے۔

احادیث کے مطابق، عقیقہ آئمہ معصومینؐ کی طرف سے تاکید شدہ سنت اور سیرت میں سے ایک ہے۔ عقیقہ کے حیوان کے انتخاب، ذبح کرنے، اور گوشت کے استعمال کرنے کے خاص آداب اور احکام ہیں۔

معنی

عقیقہ فقه کی اصطلاح میں، اس حیوان کو کہتے ہیں جو بچے کی پیدائش کے ساتویں دن قربانی ہوتا ہے۔ [1] کیونکہ اس دن، بچے کے سر کے بال بھی اتارے جاتے ہیں، اس دن کی قربانی کو عقیقہ کہتے ہیں۔ عقیقہ اور آئمہ معصومینؐ کی سیرت

کلینی نے کتاب الکافی میں عقیقہ کے بارے میں 50 کے قریب روایات بیان کی ہیں۔ [2] روایات میں، عقیقہ کا فلسفہ بچے کو مصیبتوں اور بلاؤں سے بچانے کو کہا ہے۔ [3] حسنینؐ کا عقیقہ کرنے کے بارے میں رسول اللہؐ سے متعدد روایات بیان ہوئی ہیں یہ کہ پیغمبرؐ نے آپؐ کی تولد کی ساتویں دن آپکے بالوں کو اتارا اور ان کے وزن جتنی چاندی صدقہ دیا اور ایک بھی صدقے میں ذبح کی۔ [4] بعض روایت میں حسنینؐ کے سر کے بال اتارنے اور عقیقہ کرنے کو حضرت زبراءؓ سے نسبت دی گئی ہے۔ [5] بعض روایات میں ملتا ہے کہ جب پیغمبر اکرمؐ رسالت پر مبعوث ہوئے تو آپؐ نے اپنے لئے عقیقہ کیا تھا۔ [6] محمد بن مسلم نقل کرتے ہیں کہ امام باقرؑ نے زید بن علی کو حکم دیا کہ اپنے دوبیٹوں کے لئے جو کہ اکھٹے (جوڑوں) دنیا میں آئے تھے، انکے عقیقہ کے لئے دو حیوان خریدے، لیکن مہنگائی اور حیوان نہ ملنے کی وجہ سے زید نے ایک حیوان خریدا اور دوسرا خریدنا اس کے لئے مشکل ہو گیا۔ اسی وجہ سے اس نے امام باقرؑ سے سوال کیا کہ آیا دوسرے حیوان کی قیمت صدقے میں دے سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: حیوان خریدنے کی جستجو کرو کیونکہ خداوند عزوجل خون بہانے (حیوان کا سر کاٹنے) اور بخشش طعام کو پسند فرماتا ہے۔ [7] شیخ صدوقؐ نے کتاب کمال الدین میں نقل کیا ہے کہ امام حسن عسکریؑ نے ایک ذبح شدہ گائے کسی شخص کے لئے بھیجی اور فرمایا: یہ میرے فرزند محمدؐ کا عقیقہ ہے۔ [8] عقیقہ کے آداب

مستحب ہے کہ لڑکے کے لئے نر حیوان اور لڑکی کے لئے مادہ حیوان کی قربانی کی جائے۔ [9] اگر بالغ ہونے تک عقیقہ نہ کیا ہو تو انسان پر مستحب ہے کہ بالغ ہونے کے بعد وہ خود اپنا عقیقہ کرے۔ [10] اہل تشیع کا مشہور عقیدہ ہے کہ عقیقہ مستحب عمل ہے۔ [11] لیکن سید مرتضیؐ نے صاحب جواہر ابن جنید اسکافی کے قول کے مطابق عقیقہ کو واجب عمل کہا ہے۔ [12] اس کے واجب ہونے کے بارے میں احادیث بھی وارد ہوئی ہیں۔ [13] لیکن دوسرے فقہاء کی نظر میں ایسا مستحب عمل ہے کہ جس کے بارے میں تاکید کی گئی ہے۔

بعض احادیث میں آیا ہے کہ قربانی عقیقہ کی جگہ کافی ہے۔ یہاں پر قربانی سے مراد حجؐ والی قربانی ہے۔ [14] عقیقہ کے احکام اور شرائط

عقيقة، چار پاؤں والی حیوان جیسے گائے، بکری، اونٹ کا ہونا چاہئے۔ [15]  
 مستحب ہے کہ اس میں قربانی کی شروط کی رعایت کی جائے۔ [16]  
 قربانی کی جگہ پیسے صدقہ دینا کافی نہیں ہیں۔ [17]  
 عقيقة کے گوشت کی بڈی کو توڑنا مکروہ ہے۔ [18]  
 قربانی اور بچے کے سر کے بال ایک جگہ پر اتارے جائیں۔ [19]  
 بچے کے سر کے بال اتارنے کے بعد، حیوان کو ذبح کرنا چاہئے۔ [20]  
 استعمال کے موارد

مستحب ہے کہ حیوان کی ایک ٹانگ یا اس کا چوتھا حصہ بچے کی (دایا) کو دیا جائے، اور اگر وہ نہ ہو تو بچے کی ماں یہ صدقہ دے۔ [21]

اس گوشت کا کھانا بچے کے والدین کے لئے مکروہ ہے۔ [22]  
 مستحب ہے کہ اس گوشت کو پکائیں اور تقریباً ۱۰ افراد فقیر، بمسائی، اور شیعہ کو اس کھانے پر دعوت دی جائے۔ [23]

#### عقيقة کی دعا

«بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ الْلَّهُمَّ عَقِيقَةٌ عَنْ فُلَانٍ (فلان کی جگہ بچہ کا نام لیا جائے) لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ دَمُهَا بِدَمِهِ وَ عَظْمُهَا  
 بِعَظْمِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ وِقَاءً لِلِّاِلِّ مُحَمَّدٍ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلَهُ وَ سَلَّمَ» [24]  
 اس بارے میں ایک اور دعا بھی وارد ہوئی ہے:

يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِئٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ إِنِّي وَجَهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُسْرِكِينَ  
 إِنَّ صَلَوَتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ  
 وَ لَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنْ ....

اور اس کے بعد بچے کا نام لیں اور پھر ذبح کریں۔ [25]  
 حوالہ جات

- ۱-شیخ بهائی، جامع عباسی، ص۳۰۳؛ مجمع البحرين، ج۵، ص۲۱۵
- ۲-کلینی، کافی، ج۶، ص۲۴-۳۶
- ۳-کلینی، کافی، ج۶، ص۲۴-۲۵
- ۴-بحارالانوار، ج۴۳، ص۲۵۷، ح۳۸
- ۵-بحارالانوار، ج۱۰۴، ص۱۱۲
- ۶-وسایل الشیعہ، ج۱۵، ص۱۷۵، ح۳
- ۷-الکافی، ج۶، ص۲۵، ح۸
- ۸-وسائل الشیعہ، ج۱۵، ص۱۷۲، ح۳
- ۹-شیخ بهائی، جامع عباسی، ص۳۰۳
- ۱۰-شیخ بهائی، جامع عباسی، ص۳۰۲
- ۱۱-شیخ طوسی، خلاف، ج۶، ص۷۶؛ نجفی، جواہر، ج۳۱، ص۲۶۷
- ۱۲-سید مرتضی، الانتصار، ص۶۰؛ محقق داماد، إثنا عشر رسالة، ص۱۲۱؛ نجفی، جواہر، ج۳۱، ص۲۶۶

- ١٣- نک:کلینی، کافی، ج٦، ص ٢٢-٣٦؛ نجفی، جواہر، ج٣١، ص ٢٦٥-٢٦٦
- ١٤- وسائل الشیعه، ج١٥، ص ١٧٢، ح١ و ٣٩٢
- ١٥-شیخ بهائی، جامع عباسی، ص ٣٠٣
- ١٦- شیخ بهائی، جامع عباسی، ص ٣٠٣؛ کلینی، ج٦، ص ٣٠٣
- ١٧-شیخ بهائی، جامع عباسی، ص ٣٠٣
- ١٨-شیخ بهائی، جامع عباسی، ص ٣٠٢
- ١٩- شیخ بهائی، جامع عباسی، ص ٣٠٢
- ٢٠-شیخ بهائی، جامع عباسی، ص ٣٠٢؛ محقق داماد، إثنا عشر رسالة، ص ١٢١
- ٢١- شیخ بهائی، جامع عباسی، ص ٣٠٣
- ٢٢- شیخ بهائی، جامع عباسی، ص ٣٠٣، کلینی، کافی، ج٦، ٣٢
- ٢٣- شیخ بهائی، جامع عباسی، ص ٣٠٣
- ٢٤- کلینی، کافی، ج٦، ٣١-٣٥
- ٢٥- شیخ بهائی، جامع عباسی، ص ٣٠٢؛ کلینی، کافی، ج٦، ٣١-٣٥